Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

جمعرات 6- جولائی 2000ء - 3 ربیع الثانی 1421 ہجری- 6 وفا 1379 ہش. جلد 50-85 نمبر 151

مجھے کمزوروں میں تلاش کرو

حضرت ابوالدرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنے کمزوروں میں تلاش کروکیونکہ تمہیں تمہارے غرباء کی وجہ سے ہی رزق دیا جاتا ہے اور نصرت عطا کی جاتی ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الجہاد باب فی الاستفتاح)

❄ ❄

بلوچستان میں خشک سالی کے شکار متاثرین کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات

50 ہزار کلو سے زائد وزن کا آٹا چینی گھی اور چاول بھجوایا گیا

ربوہ اور کراچی سے ڈاکٹر اور ہومیو پیتھ خدام طبی امداد فراہم کر رہے ہیں

ہزاروں جانور مر چکے ہیں باقیوں کو بچانے کے لئے 20 ہزار روپے کی ادویات پہنچائی جا چکی ہیں

✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠

بلوچستان کے خشک سالی سے متاثرہ افراد کے سلسلہ میں ریلیف کا کام مورخہ 8- جون 2000ء سے باقاعدہ طور پر جماعت نے شروع کردیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے جماعت اپنی سابقہ روایات برقرار رکھے ہوئے تسلی بخش طور پر یہ کام چلا رہی ہے۔

بلوچستان کے 22 اضلاع شدید خشک سالی کی وجہ سے بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ جانی نقصان کے علاوہ جانوروں کی ہلاکت غیر معمولی ہے دراصل ان لوگوں کا ذریعہ معاش یہی جانور تھے جو کہ ہزاروں کی تعداد میں مرگئے ہیں۔ ایک بلوچی کے نو سو اونٹ مرے ہیں۔ یہی حال دیگر افراد کا ہے اس بناء پر لوگ اکثر حصوں سے نقل مکانی پر مجبور ہوئے ہیں۔

باربرداری کے جانوروں کی خستہ حالی کی وجہ سے پناہ گزین افراد اپنے گھروں سے ضرورت کا سامان اور اشیاء خور و نوش ساتھ لانے سے محروم رہے۔ یہاں تک کہ کھانے وغیرہ کے برتن بھی ان کے پاس موجود نہیں ہیں۔ اس لحاظ سے مکمل بے سروسامانی کے عالم میں یہ لوگ اپنا وقت گزار رہے ہیں۔

جماعت نے ان مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے اشیاء خور و نوش مختلف جماعتوں سے اکٹھی کرکے فوری طور پر کوئٹہ بھجوائی ہیں۔ مختلف اضلاع سے پہنچنے والی گندم ربوہ میں پسوا کر 20 کلو آٹا کے تھیلے تیار کروا کر بذریعہ ٹرک کوئٹہ بھجوائے جارہے ہیں اس سلسلہ میں تمام اشیاء سمیت اب تک متعدد ٹرک 50 ہزار کلو سے زیادہ امدادی سامان لے کر کوئٹہ پہنچ چکے ہیں۔ جماعت کی طرف سے اس وقت تک جو سامان بھجوایا جاچکا ہے۔ اس کی کچھ تفصیل حسب ذیل ہے۔

1- آٹا 1800 تھیلے- 36000 کلو
فی تھیلہ 20 کلو
2- چینی 10000 کلو
3- گھی 4000 کلو
4- چاول 6000 کلو

مندرجہ بالا اشیاء کے علاوہ دالیں اور چائے کی پتی بھی مقامی طور پر خرید کر تقسیم کی جارہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ جو راشن مہیا کیا جارہا ہے۔ وہ متاثرین کی ضرورت کو کفایت کررہا ہے۔ اور اس امر کا خاص اہتمام ہے کہ ریلیف کا یہ سامان متاثرین تک ہی محدود رہے سوائے استثنائی صورتوں کے یعنی بعض مقامی گاؤں کی بیوگان وغیرہ کے حالات کا جائزہ لے کر ان میں بھی یہ اشیاء تقسیم کی جاتی ہیں۔

موجودہ موسمی حالات کے تناظر میں یہ تاثر غالب ہے کہ متاثرین کی اس ناگزیر ضرورت کے پیش نظر ریلیف کا زمانہ غالباً کئی ماہ تک ممتد ہو جائے گا۔ اللہ کرے کہ جماعت ان متاثرین کو امداد کا سامان اس وقت تک مہیا کرنے کی توفیق پاتی رہے جب تک کہ رحمت خداوندی کا نزول بارش کی شکل میں برس کر ان کی نجات کا باعث نہ بنے۔ یا ارحم الراحمین تو اپنا فضل اور رحمت ان پر نازل فرما۔

طبی امداد

غذا کی کمی، ناقص خوراک اور موسمی حالات کے اثرات کی بناء پر متاثرین کی عمومی صحت کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ موسمی اور وبائی امراض کے علاوہ بچوں کی امراض کثیر تعداد میں ہیں۔ اس لئے شدت سے محسوس ہوا کہ ان کے لئے ابتدائی علاج معالجہ کی کوئی صورت نکالی جائے۔ اس سلسلہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے تائید و نصرت فرمائی اور خاطر خواہ انتظام کیے جانے کی توفیق عطا فرمائی ہے جو کہ اللہ کے فضل سے جاری و ساری ہے۔

چونکہ متاثرین منتشر طور پر پناہ گزین ہیں اس لئے مختلف جگہوں پر جاکر انہیں طبی امداد پہنچائی جارہی ہے۔ اس وقت دو ڈاکٹر اور ایک ہومیو پیتھ اور متعدد خدام ہمہ وقت کام کررہے ہیں اور کچھ عرصہ بعد ان کے متبادل بھجوانے کا کام بھی جاری ہے۔

یہاں پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ علاج معالجہ کی سہولت کی فراہمی میں متاثرین اور مقامی افراد میں کوئی تفریق نہیں کی جارہی۔ بلکہ سب افراد کو طبی سہولت مہیا کی جارہی ہے۔ اس وقت تک 6000 مریضوں کا علاج معالجہ کیا جاچکا ہے۔ جانوروں کی حالت بھی بہت بری ہے ان کی دیکھ بھال کا انتظام بھی ضروری سمجھا گیا۔ چنانچہ ایک وٹرنری ڈاکٹر کوئٹہ جماعت نے مہیا کیا جانوروں کے لئے 20 ہزار روپے سے زائد کی ادویات فراہم کرکے تقسیم کی جاچکی ہیں۔

متاثرین کھلے آسمان تلے دھوپ کی شدت اور تمازت میں اپنا دن گزارتے ہیں جبکہ رات کو خنکی ہو جاتی ہے۔ ماہ اگست میں موسم کی تبدیلی متوقع ہے جونہی موسم تبدیل ہوا مناسب رہائش ایک مسئلہ کی صورت اختیار کر جائے گی اس سلسلہ میں ایک سو خیمہ مہیا ہو سکا ہے جو کوئٹہ پہنچ چکا ہے۔ اور بمطابق ضرورت تقسیم ہو رہا ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس کار خیر میں پاکستان بھر کی احمدی جماعتیں اور افراد حصہ لے رہے ہیں اور امدادی سامان اور ادویات جماعتوں کی طرف سے مہیا کی جارہی ہیں اور خدمت کا یہ سلسلہ اللہ کی توفیق سے جاری ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہمت نہ کبھی ہارو مایوس نہ ہرگز ہو
بڑھ کر نہ ہٹو پیچھے اکتاؤ نہ محنت سے
سینچا بھی کرو اس کو پانی سے دعاؤں کے
پھل کھانے ہیں گر تم نے کچھ نخلِ ریاضت کے
(درعدن)

خطبہ جمعہ دس بجے آئے گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج کل انڈونیشیا کے دورے پر ہیں۔ جمعہ 7- جولائی کو بھی حضور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ پاکستان کے وقت کے مطابق صبح 10 بجے لائیو ٹیلی کاسٹ ہوگا۔ اور شام 5 بجے نیز رات 7-30 بجے اس کی ریکارڈنگ نشر ہوگی۔ احباب نوٹ فرمالیں اور بروقت استفادہ فرمائیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضور ایدہ اللہ کا انڈونیشیا میں خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا اسلامک فورم انڈونیشیا سے جو خطاب 24 جون کو ہوا تھا۔ وہ دوبارہ اتوار 9- جولائی 2000ء کو پاکستان کے وقت کے مطابق شام سوا پانچ بجے ٹیلی کاسٹ ہوگا خطاب کے بعد جو سوال وجواب ہوئے وہ بھی ٹیلی کاسٹ ہوں گے۔

یہی پروگرام رات پونے بارہ بجے اور اگلے روز 10- جولائی کی صبح 10-5 پر دوبارہ دکھایا جائے گا۔ احباب کرام استفادہ فرمائیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نہ صرف دفتر اول بلکہ دفتر دوم کو بھی زندہ رکھا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبہ جمعہ فرمودہ 5- نومبر 1982ء میں فرمایا

"اس دفتر والوں کو بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ جو دوست فوت ہوچکے ہیں دفتر دوم کی آئندہ نسلیں ان کے نام کو زندہ رکھنے کی خاطر یہ عہد کریں کہ کوئی فوت شدہ اس لسٹ سے غائب نہ ہونے دیا جائے اور ان کی قربانیاں جاری رہیں گی تاکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے اللہ کے نزدیک وہ فعال شکل میں نظر آئیں"

دفتر دوم کے مرحوم مجاہدین کے وارث حضرات دفتر ہذا سے رابطہ قائم فرماکر تعمیل ارشاد کا ثواب حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 10 جولائی 2000ء

12-50 a.m	انٹرویو: مجیب الرحمٰن صاحب کے ساتھ
1-20 a.m.	درس القرآن نمبر 14
2-50 a.m.	ینگ لجنہ سے ملاقات
4-05 a.m.	تلاوت۔خبریں
4-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
5-10 a.m.	لقاء مع العرب۔نمبر 376
6-15 a.m.	انٹرویو۔
7-00 a.m.	اردو کلاس نمبر 350
8-25 a.m.	چائنیز سیکھئے
8-55 a.m.	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات (ریکارڈ:26مارچ 2000ء)
10-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
10-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
11-10 a.m.	درس القرآن نمبر 14
12-40 p.m.	لقاء مع العرب۔نمبر 376
1-45 p.m.	اردو کلاس۔نمبر 351
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔خبریں۔
4-35 p.m.	نارویجئن سیکھئے۔
5-05 p.m.	فرانسیسی پروگرام
6-05 p.m.	بنگالی سروس۔
7-05 p.m.	ہومیوپیتھی کلاس نمبر 136
8-15 p.m.	چلڈرنز کارنر
8-55 p.m.	جرمن سروس
10-05 p.m.	تلاوت۔درس ملفوظات
10-15 p.m.	اردو کلاس نمبر 351
11-30 p.m.	لقاء مع العرب نمبر 377

منگل 11 جولائی 2000ء

12-35 a.m	ترکی پروگرام
2-00 a.m	دینی تعلیمات
2-20 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
3-30 a.m.	نارویجئن سیکھئے۔
4-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
4-30 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
5-05 a.m.	لقاء مع العرب نمبر 377
6-15 a.m.	ایم ٹی اے سپورٹس
7-05 a.m.	اردو کلاس نمبر 351
8-25 a.m.	نارویجئن سیکھئے
8-55 a.m.	فرانسیسی پروگرام
10-05 a.m.	تلاوت۔خبریں
10-40 a.m.	چلڈرنز کلاس
11-15 a.m.	پشتو پروگرام
12-05 p.m.	دینی تعلیمات
12-25 p.m.	لقاء مع العرب نمبر 377
1-45 p.m.	اردو کلاس نمبر 351
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔خبریں
4-35 p.m.	فرانسیسی پروگرام
5-00 p.m.	بنگالی ملاقات (ریکارڈ:28مارچ 2000ء)
6-00 p.m.	بنگالی سروس
7-00 p.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 108
8-05 p.m.	فرانسیسی پروگرام
8-30 p.m.	چلڈرنز کارنر
8-55 p.m.	جرمن سروس
10-05 p.m.	تلاوت۔درس الحدیث۔
10-15 p.m.	اردو کلاس نمبر 352
11-30 p.m.	لقاء مع العرب نمبر 378

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدھ 12 جولائی 2000ء

12-30 a.m	ایم ٹی اے ناروے پروگرام۔
1-00 a.m.	بنگالی ملاقات۔
2-05 a.m.	ہماری کائنات۔
2-30 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 108
3-30 a.m.	فرانسیسی پروگرام۔
4-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
4-30 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
5-00 a.m.	لقاء مع العرب۔نمبر 378
6-05 a.m.	بنگالی ملاقات۔ (ریکارڈ:28مارچ 2000ء)
7-05 a.m.	اردو کلاس نمبر 352
8-30 a.m.	فرانسیسی پروگرام۔
8-55 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 108
10-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
10-35 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
11-00 a.m.	سواحیلی پروگرام۔
12-05 p.m.	ہماری کائنات۔
12-45 p.m.	لقاء مع العرب۔نمبر 378
1-50 p.m.	اردو کلاس۔نمبر 352
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔خبریں۔
4-35 p.m.	اردو اسباق
5-05 p.m.	اطفال سے ملاقات (ریکارڈ:22مارچ 2000ء)
6-05 p.m.	بنگالی سروس۔
7-10 p.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 109
8-15 p.m.	اردو اسباق
8-55 p.m.	جرمن سروس۔
10-05 p.m.	تلاوت۔ تاریخ احمدیت کا ایک ورق
10-10 p.m.	اردو کلاس
11-30 p.m.	لقاء مع العرب۔نمبر 379

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رازِ محبّت

حضرت مصلح موعود کا پاکیزہ کلام

ذرّہ ذرّہ میں نشاں ملتا ہے اس دلدار کا
اس سے بڑھ کر کیا ذریعہ چاہئے اظہار کا

فلسفی ہے فلسفہ سے رازِ قدرت ڈھونڈتا
عاشقِ صادق ہے جویاں یار کے دیدار کا

عقل پر کیا طالبِ دنیا کی ہیں پردے پڑے
ہے عمارت پر فدا منکر مگر معمار کا

تیری رہ میں موت سے بڑھ کر نہیں عزّت کوئی
دار پر سے ہے گزرتا. راہ تیرے دار کا

غیر کیوں آگاہ ہو رازِ محبّت سے مرے
دشمنوں کو کیا پتہ ہو میرے تیرے پیار کا

ڈھونڈتا پھرتا ہے کونہ کونہ میں گھر گھر میں کیوں
اس طرف آئیں پتہ دوں تجھ کو تیرے یار کا

اے خدا کر دے منوّر سینہ و دل کو مرے
سر سے پا تک میں بنوں مخزن ترے اَنوار کا

سیر کروا دے مجھے تو عالَمِ لاہوت کی
کھول دے تو باب مجھ پر روح کے اَسرار کا

رشتۂ اُلفت میں باندھے جا رہے ہیں آج لوگ
توڑ بھی کیا فائدہ ہے اس ترے زُنار کا

فلسفہ بھی رازِ قدرت بھی رموزِ عشق بھی
کیا نرالا ڈھنگ ہے پیارے تری گفتار کا

چھٹ گیا ہاتھوں سے میرے دامنِ صبر و شکیب
چل گیا دل پر مرے جادو تری رفتار کا

پبلشر آغا سیف اللہ۔پرنٹر قاضی منیر احمد۔مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلیم شاہ جہان پوری صاحب

انچولی ضلع میرٹھ یو-پی (انڈیا) کے ایک مخلص احمدی بزرگ

مکھیا قمرالدین صاحب

منشی قمرالدین صاحب ساکن قصبہ انچولی ضلع میرٹھ (بھارت) کے حالات زندگی اور قبول احمدیت کی داستان خاکسار نے منشی صاحب موصوف کے ایک صاحبزادے جناب ولی الدین صاحب کے رقم کردہ مضمون کی مدد سے تیار کی ہے۔

خاندانی حالات

جناب منشی قمرالدین صاحب مکھیا قصبہ انچولی ضلع میرٹھ کے ساکن تھے۔ آپ کے والد صاحب کا اسم گرامی ممتاز علی اور دادا کا نام نامی عبدالرحیم تھا۔

آپ کے آباواجداد سمرقند کے رہنے والے تھے جو ہجرت کرکے ہندوستان چلے آئے اور صوبہ یوپی میں جو آج کل اترپردیش کہلاتا ہے آباد ہو گئے اور بالآخر قصبہ انچولی ضلع میرٹھ کو اپنی مستقل سکونت گاہ بنایا۔

قصبہ انچولی کا محل وقوع

یہ قصبہ دہلی سے شمالی جانب پچاس میل کے فاصلہ پر پختہ سڑک کے کنارے آباد ہے اور میرٹھ شہر سے شمال کی طرف آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ منشی صاحب کا خاندان زمیندار طبقہ سے تعلق رکھتا ہے اور خاندان کے اکثر لوگ تعلیم یافتہ ہیں۔ آپ کے والد صاحب نے یہاں ایک شاندار حویلی بنائی تھی۔ اس کی تکمیل کے بعد ایک دوسری حویلی کی بنیاد رکھی لیکن وہ صرف تینتیس سال زندہ رہے اور اپنے پیچھے تین بیٹے یادگار چھوڑ گئے جن کے نام یہ ہیں فریدالدین' رشیدالدین اور قمرالدین۔

بڑے بیٹے فریدالدین زیادہ تعلیم یافتہ تھے اور ان کا خط نہایت پاکیزہ تھا۔ وہ بلند شہر میں ملازم تھے۔ دو بھائی رشیدالدین اور قمرالدین والد کے انتقال کے بعد انچولی میں چچا کی کفالت میں رہے۔ بعد ازاں بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی قمرالدین کو بغرض تعلیم اپنے پاس بلند شہر میں بلا لیا۔ ابھی چھوٹے بھائی قمرالدین آٹھویں کلاس میں زیر تعلیم تھے کہ بڑے بھائی کا انتقال ہو گیا۔ لہٰذا قمرالدین صاحب انچولی واپس آ گئے اور ان کی تعلیم ادھوری رہ گئی۔ چچا امداد علی صاحب زمیندار بھی تھے اور اس علاقہ کے مقدم اور مکھیا بھی تھے۔ وہ ایک دیندار انسان تھے اور ان کا یہ معمول تھا کہ پانچوں نمازیں خانہ خدا میں باجماعت ادا کرتے تھے۔ ان کے کچھ کھیت انچولی سے باہر کچھ فاصلہ پر تھے لیکن وہ التزاماً نماز کے وقت کھیتوں سے واپس آکر خانہ خدا میں نماز ادا کرنا کبھی فراموش نہ کرتے تھے۔ رمضان المبارک میں تمام نمازیں اور تراویح خانہ خدا ہی میں ادا کرتے تھے ان کے دشمن بھی تھے اور کھیتوں کے راستے میں جنگل بھی پڑتا تھا لیکن وہ ایک نڈر انسان تھے اور اپنے معمولات میں فرق نہ آنے دیتے تھے۔ وہ ایک جہاندیدہ اور زیرک انسان تھے۔ انہوں نے اپنے بھتیجوں کو اپنی اولاد سے زیادہ چاہا اور ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھا۔ ایک مرتبہ ان کے ملنے والے کسی ہندو جاٹ نے از راہ ہمدردی ان سے کہا کہ آپ کے کوئی اولاد نرینہ نہیں ہے لہٰذا اپنی بچیوں کا خیال کریں اور آئندہ کے لئے کچھ پس انداز بھی کریں آپ کے بعد ان بچیوں کا کون پرسان حال ہو گا یہ بھتیجے جب بڑے ہو جائیں گے تو آپ کے تمام احسانات کو بھلا کر خود غرض ہو جائیں گے۔ آپ نے جواب دیا کہ میں تم کو عقلمند انسان سمجھتا تھا مگر تم تو بالکل بیوقوف نکلے۔ میرے بھتیجے ایسے ہرگز نہیں۔ کچھ عرصہ بعد جب وہ بیمار پڑے تو بھتیجوں نے دن رات ایک کرکے ان کی خدمت کی اور ان کے قول کو سچ کر دکھایا۔

منشی قمرالدین صاحب کی بیعت اور طوفان مخالفت

حضرت مسیح موعود(-) کے خلیفہ اول حضرت حکیم مولانا نورالدین نے حضرت مسیح موعود(-) کے ایک رفیق حضرت حکیم عبدالصمد صاحب کو دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کرنے کے لئے انچولی بھیجا۔ انہوں نے اس فریضہ کو بخوبی انجام دیا۔ انچولی اور انچولی سے باہر اپنے دائرہ عمل کو وسیع سے وسیع تر کیا۔

انہی بزرگ کی مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں منشی قمرالدین صاحب اور جناب شیخ الطاف صاحب کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی لیکن ان دونوں بزرگوں کی بیعت نے قصبہ میں ایک تہلکہ ڈال دیا اور مخالفت کا وہ طوفان اٹھا کہ الاماں والحفیظ غیر تو غیر اپنوں نے بھی آنکھیں پھیر لیں۔ یہاں تک کہ چچا جو کل تک بھتیجوں پر جان چھڑکتے تھے دشمنی پر اتر آئے اور "اس جرم" کی پاداش میں بھتیجے کو ایک کمرے میں بند کرکے باہر سے تالا لگا دیا اور ایک تنومند انسان کو پہرے پر بٹھا دیا۔ اس قید میں تین ماہ گذر گئے تو قدرت نے غیب سے رہائی کے سامان پیدا فرما دئے۔ خدا کی مہربانی سے چچا کے کسی ملنے والے نے ان کو توجہ دلائی کہ آپ کی کوئی نرینہ اولاد نہیں ہے۔ صرف دو بھتیجے ہیں جن میں سے ایک دائم المریض ہے اور چھوٹے کو آپ نے قید کر رکھا ہے بڑھاپے میں کون آپ کو سہارا دے گا۔ یہ بات چچا کے دل میں گھر کر گئی اور انہوں نے بھتیجے کو قید سے رہا کر دیا۔

قصبہ میں احمدیت کی مخالفت بڑھتی گئی۔ اس دوران چچا بھی بیمار پڑ گئے۔ دونوں بھتیجوں نے مثالی خدمت کی لیکن ان کا وقت آخر آ پہنچا تھا اور وہ کچھ عرصہ بیمار رہ کر خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان کی وفات سے دونوں بھائی بے سہارا رہ گئے لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد ہمیشہ چھوٹے بھائی (منشی قمرالدین صاحب) کے شامل حال رہی اور باوجود مخالفت اور طرح طرح کی مشکلات کے آپ آخردم تک ثابت قدم رہے جس کے نتیجہ میں آپ ہمیشہ تائیدات غیبی سے بہرہ مند ہوتے رہے جن کا تذکرہ یہاں بطور خاص کیا جاتا ہے۔

چچا کی وفات کے بعد حالات نے کچھ ایسا پلٹا کھایا کہ جائیداد نہ ہونے کے برابر رہ گئی جس کی وجہ سے آمدنی بھی کم ہو گئی اور مقدمات بھی قائم ہو گئے۔

ابتلاؤں کا دور

منشی قمرالدین صاحب کے اشد ترین مخالفین میں سے ایک شخص صادق حسین صاحب تھے جو رشتہ میں ان کے نانا لگتے تھے۔ ان کو یہ موقع بہت غنیمت معلوم ہوا اور انہوں نے کمشنر ضلع میرٹھ کو درخواست دی کہ امداد علی صاحب (منشی قمرالدین صاحب کے چچا) فوت ہو گئے ہیں۔ ان کے کوئی نرینہ اولاد نہیں ہے۔ دو بھتیجے ہیں مگر وہ نیم پاگل ہیں اس لئے انہیں (صادق حسین صاحب) کو مکھیا بنا دیا جائے۔ کمشنر نے بلا کسی مزید تحقیق کے ان کو اس علاقہ کا مکھیا اور مقدم بنا دیا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مکھیا اور مقدم کی تشریح کر دی جائے:۔

اس زمانے میں انگریزی حکومت تھی۔ حکومت کی طرف سے اعزازی طور پر کچھ علاقوں کے انتظام و انصرام اور نزاعی معاملات طے کرنے کے لئے ایک "مقدم" مقرر کیا جاتا تھا۔ یہ عہدہ کچھ اختیارات بھی رکھتا تھا اور الیکشن کے ذریعہ تقرر ہوتا تھا۔ اس کا دائرہ کار انچولی اور کئی نواحی دیہات تک تھا۔

مکھیا۔ انچولی اور نواحی دیہات ریاست "لندھورا" میں شامل تھے۔ یہ ریاست ایک رانی کی تھی۔ ریاست "لندھورا" یو۔پی کے مشہور شہر "رڑکی" کے قریب واقع ہے۔ رانی صاحبہ کی طرف سے زمین کے تنازعات اور دیگر معاملات میں مشاورت کے لئے کچھ اختیارات جس شخص کو سونپے جاتے تھے اسے "مکھیا" کہا جاتا تھا یہ عہدہ اگرچہ اعزازی تھا لیکن بڑی اہمیت کا حامل تھا۔

بہرحال جب دونوں بھائیوں کو پتہ چلا کہ صادق حسین صاحب "مکھیا" اور "مقدم" مقرر ہو گئے ہیں تو دونوں کو فکر لاحق ہوئی کہ کہیں وہ دشمنی کی وجہ سے جائیداد ہی سے محروم نہ کر دیئے جائیں۔ یہ سخت ابتلا کا وقت تھا۔ لیکن اس نازک موقع پر اسی رحیم و کریم آقا نے مدد فرمائی اور منشی قمرالدین صاحب کو ایک تدبیر سوجھی اور فوراً لندھورا روانہ ہو گئے اور رانی صاحبہ کو اس واقعہ کی اطلاع دی کہ کمشنر نے بغیر تحقیقات کے صادق حسین صاحب کو اس علاقہ کا مکھیا اور مقدم مقرر کر دیا ہے۔ رانی صاحبہ نے بہت افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ آپ کے چچا میرے بھائی بنے ہوئے تھے اور کمشنر کو ریاست کے معاملات میں دخل دینے کا اختیار کس نے دیا میں ابھی کمشنر کو فون کرتی ہوں۔ آپ کمشنر سے جا کر ملیں۔

جب منشی صاحب کمشنر سے ملے تو اس نے دونوں عہدوں کے لئے الیکشن کی تاریخ مقرر کر دی جو کامیابی کے لئے پہلا زینہ ثابت ہوئی۔

ہوا یہ کہ انچولی کی پکی سڑک کے پاس ایک خالی میدان تھا۔ یہ جگہ رائے شماری کے لئے مقرر کر دی گئی جس کے درمیان کمشنر صاحب کے لئے شامیانہ ایستادہ کیا گیا۔ دائیں جانب منشی قمرالدین صاحب کے مویدین کو جگہ ملی اور بائیں جانب صادق حسین صاحب کے مویدین بٹھائے گئے۔ یہ دیکھا گیا کہ منشی قمرالدین کے مویدین کی تعداد چار پانچ ہزار تھی جبکہ صادق حسین صاحب کی طرف صرف دو ڈھائی سو رائے دہندگان نظر آئے۔ اسی دوران صادق حسین صاحب کی طرف پر تکلف کھانا حلوہ پوری اور لڈو وغیرہ پیش کیا گیا۔ جبکہ منشی قمرالدین صاحب کی طرف صرف سادہ کھانا تھا۔ اس طرف پر تکلیف کھانا دیکھ کر منشی قمرالدین صاحب کے چار پانچ مویدین دائیں طرف سے اٹھ کر بائیں جانب چلے گئے اور پر تکلف کھانا کھا کر رائے شماری سے قبل پھر منشی قمرالدین صاحب کی طرف چلے آئے۔ کمشنر صاحب یہ تماشا دیکھ رہے تھے بے اختیار بول پڑے "What Happened" یہ کیا ہو گیا۔

یہ سراسر اللہ تعالیٰ کا فضل ہی تھا جو ساری عمر آپ کے ساتھ رہا۔ فالحمدللہ۔ کمشنر صاحب نے رائے شماری کرائی تو چار پانچ ہزار کے مجمع نے ہاتھ اٹھا کر منشی قمرالدین صاحب کے حق میں ووٹ دیا صادق حسین صاحب صرف دو ڈھائی سو ووٹ حاصل کر سکے اور اس طرح بھاری اکثریت سے منشی قمرالدین صاحب اس علاقہ کے مکھیا اور مقدم منتخب ہو گئے۔ اور اس طرح انچولی میں کھلے عام تربیتی جلسے' مباحثے اور مناظرے منشی قمرالدین صاحب کی نگرانی اور سرکردگی میں ہونے لگے اور دعوت الی اللہ کا دروازہ کھل گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخالفت کا طوفان اور تائیدات ایزدی

دعوت الی اللہ کا عمل جاری رہا اور مخالفت زور پکڑتی گئی۔ کئی مرتبہ متعصب لوگوں نے آپ کو نقصان پہنچانے کی کوششیں کیں۔ جھوٹے مقدمات بنائے۔ حکام سے جھوٹی شکایات کیں۔ عوام اور اہلکاروں کو اشتعال دلایا۔ متعصب لوگوں کو بھڑکا کر مخالفت پر آمادہ کیا غرضیکہ کوئی دقیقہ مخالفت اور معاندت کا اٹھا نہیں رکھا۔ لیکن ان تمام مخالفت کے طوفانوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ کو استقامت عطا فرمائی اور آپ ہمیشہ سرخرو اور کامیاب و کامران رہے اور آپ کے مخالف ہر مرحلہ پر ناکام و نامراد اور خائب و خاسر رہے۔ ہم بوجہ طوالت ان تمام ایمان افروز واقعات کو یہاں نقل کرنے سے قاصر ہیں صرف اجمالاً حضرت اقدس مسیح موعود (-) کا یہ شعر درج کرنے پر اکتفا کرتے ہیں ؎

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار

خدمت خلق کے نادر مواقع

مخالفت جتنی بڑھتی گئی، آپ کو خدمت خلق کے اتنے ہی زیادہ مواقع فراہم ہوتے گئے یہاں تک کہ آپ اس علاقہ میں نافع الناس وجود شمار ہونے لگے۔

اس زمانہ میں انچولی میں علوم جدیدہ کے لئے کوئی سرکاری اسکول نہ تھا اس لئے یہاں کے لوگ تعلیم میں پس ماندہ تھے مقامی حکام بھی اس کمی کو محسوس کرتے تھے لیکن اس کے لئے کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا گیا۔ وہاں کے سرکردہ مسلمانوں کی بھی یہی خواہش تھی کہ لوگ تعلیم سے بہرہ مند ہوں لیکن عملی قدم اٹھانے کی کسی کو توفیق نہ ملی۔ لے دے کر منشی قمرالدین تھے جنہوں نے ہمت کی اور ان کی کوشش بار آور ہوئی اور اکٹھے دو پرائمری اسکولوں کی اجازت مل گئی پہلے ایک "عام اسکول" کی درسگاہ ایک پرائیویٹ مکان میں جاری تھی لیکن اب گورنمنٹ نے فراخ دلی سے کام لے کر پختہ اور وسیع کمروں پر مشتمل ایک افتادہ اراضی پر ایک اسلامیہ اسکول تعمیر کرا دیا۔ بعد ازاں "عام اسکول" کے نام سے ایک پرائمری اسکول جاری کیا۔

انچولی میں مڈل اسکول کا اجراء

اس قصبہ میں اب تک کوئی مڈل اسکول نہ تھا۔ اس سلسلہ میں بھی منشی قمرالدین کی مساعی جاری رہیں اور بالآخر اس قصبہ میں بھی ایک مڈل اسکول قائم ہو گیا جو ترقی کی منازل طے کرتا ہوا آج ہائی اسکول کے مقام تک پہنچ چکا ہے۔

منشی صاحب کی قانون سے واقفیت

پہلے تحریر کیا جاچکا ہے کہ آٹھویں جماعت سے آپ کی تعلیم منقطع ہو گئی تھی لیکن آپ میں قوت فیصلہ اور سوجھ بوجھ کی صلاحیتیں قدرت نے ودیعت کر دی تھیں جن سے کام لے کر آپ اکثر معاملات کو مقامی طور سے طے کر دیا کرتے تھے اور لوگ آپ کی اصابت رائے پر بھروسہ کرتے ہوئے آپ کے فیصلوں کو قبول کر لیا کرتے تھے۔ لیکن آپ کو زمینداری کے سلسلہ میں مقدمات کی پیروی کے لئے اکثر اوقات بلکہ قریباً روزانہ ہی انچولی سے میرٹھ جانا پڑتا تھا۔ یہ سفر آپ ہمیشہ سائیکل پر طے کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ یہ سفر سولہ میل کی مسافت روزانہ طے کرنے کی توفیق دیتا تھا۔ آپ کو قریباً روزانہ ہی وکلاء اور جج صاحبان سے واسطہ پڑتا تھا اس لئے آپ کو قانون سے کافی حد تک واقفیت ہو گئی تھی۔ قصبہ انچولی اور گردو نواح کے ہزاروں افراد کے مسائل اور زمینداری کے تنازعات ایسے پیچیدہ ہوتے تھے کہ بعض اوقات پرانے وکیل بھی ان گتھیوں کو سلجھانے سے قاصر رہ جاتے تھے لیکن خدا کے فضل سے منشی صاحب اپنی فراست اور قانونی موشگافیوں سے واقفیت کی بنا پر ایسا فیصلہ دینے کی توفیق پا جاتے تھے کہ فریقین مطمئن ہو کر واپس جاتے تھے۔ آپ کی قانون دانی اور اصابت رائے کا لوہا جج صاحبان بھی مانتے تھے اور یہی وجہ تھی کہ وہ اکثر پیچیدہ مقدمات میں منشی صاحب کو اپنا "اسیسر" (معاون) بنا کر اپنی کرسی کے برابر جگہ دیتے تھے اور مقدمہ کی سماعت کے بعد منشی صاحب کے مشورے سے فیصلہ سناتے تھے اور یہ ایک عام شہری کے لئے بڑا اعزاز تھا۔

ایک پیچیدہ مقدمہ اور اس کا حل

ایک دفعہ کوئی پیچیدہ مقدمہ آگیا جس کا حل سینیئر وکلاء سے بھی نہ ہو سکا اس کا تذکرہ منشی صاحب نے اپنے بھائی سے کیا، جو ان سے بھی زیادہ کم تعلیم یافتہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ وکلاء لاکھ اپنی لاعلمی کا اظہار کریں لیکن ایسا قانون موجود ضرور ہو گا۔ آپ کسی "سینیئر" وکیل سے مشورہ کریں اور ان سے کہیں کہ قانون کی کسی پرانی کتاب میں تلاش کریں۔ اس کی نظیر ضرور مل جائے گی۔ چنانچہ ان کے مشورہ پر عمل کیا گیا اور حوالہ مل گیا۔ وکلاء کو اس بات پر بڑی حیرانی ہوئی کہ جو بات اہل قانون کی نگاہوں سے پوشیدہ تھی اس پر دو بھائیوں کی نگاہ پڑ گئی۔

انچولی پر ہزاروں افراد کا حملہ

مقامی تنازعہ کی بنیاد پر قرب و جوار کے ہزاروں لوگوں نے انتقاماً انچولی پر حملہ کا منصوبہ بنایا لیکن منشی صاحب کو اس منصوبہ کا علم ہو گیا اور آپ نے ازراہ حکمت عملی انچولی والوں کو مقابلہ سے باز رکھا اور اکیلے ہزاروں کے مجمع میں چلے گئے۔ لوگوں نے جب قصبہ کے مقدم کو آتے دیکھا تو وہ بھی گفتگو پر آمادہ ہو گئے۔ ان لوگوں نے کہا کہ انچولی والوں نے ہمارا ایک آدمی مار دیا ہے ہم اس کا بدلہ لینے آئے ہیں منشی صاحب نے کہا کہ یہ خبر کسی فسادی نے پھیلائی ہے اور سراسر جھوٹ پر مبنی ہے۔ اگر آپ کے گاؤں کو کسی طرح کا بھی نقصان ہمارے قصبہ والوں میں سے کسی نے پہنچایا تو میں پورے انچولی میں آگ لگوا دوں گا۔ آپ کے اس بیان اور دلیرانہ انداز سے سب لوگ بہت متاثر ہوئے اور واپس چلے گئے۔ اسی طرح کے سینکڑوں واقعات جن کی تفصیل سے یہ مضمون بوجھل ہو جائے گا دن رات پیش آتے رہتے تھے اور اللہ کے فضل اور تائید غیبی سے ہر مسئلہ کا پر امن اور تسلی بخش حل نکل آتا تھا۔

آپ کی دیگر اہم ملی خدمات

آپ اہالیان قصبہ انچولی اور نواحی دیہات کے کسانوں کی مدد کے لئے ہر آن کمربستہ رہتے تھے گنے کی خریداری کے موقع پر آپ ڈائریکٹر مقرر ہوا کرتے تھے تاکہ مل مالکان کاشتکاروں کے حقوق ادا کریں اور گنا خرید کر اس کی ادائیگی بروقت کریں اور یہ کام ہر سال وہ بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیتے تھے۔

آپ انچولی کے ترقیاتی کاموں کے لئے "سرپنچ" بھی مقرر ہوتے تھے لیکن یہ کوئی معاوضہ والا کام نہ تھا بلکہ محض خدمت خلق کے جذبہ کے تحت سب کام انجام پاتے تھے۔ "سر پنچ" محکمہ اصلاح دیہات کی طرف سے منتخب شدہ شخص ہوتا تھا۔

آپ کی مختلف رفاہی خدمات

1۔ اندرون قصبہ کچے راستوں کو پختہ کرایا

2۔ سب کنوؤں کی منڈیریں اونچی اور پختہ بنوائیں۔

3۔ مڈل اسکول کے ہینڈ پمپ بار بار چوری ہو جاتے تھے۔ آپ نے نصف رقم اپنے پاس سے اور نصف رقم ایک ہندو برہم چاری سے لے کر پختہ کنواں تعمیر کرایا۔

4۔ محکمہ زراعت کی طرف سے پھلوں کے باغات کے لئے عمدہ پودے فراہم کرتے تھے۔

5۔ کاشتکاروں کو اجناس کے عمدہ بیج اور کھاد حاصل کرنے میں مدد کرتے تھے۔

6۔ محکمہ ترقی دیہات کے دفتر کے لئے چھ سو گز کا پلاٹ مفت دیا۔

7۔ پسماندہ اقوام کے بے گھر افراد کو کافی تعداد میں مفت یا معمولی قیمت پر پلاٹ دیئے۔

8۔ موانہ روڈ سے اندرونی راستہ کچا، ناہموار اور گڑھوں سے پر تھا۔ اسے کم قیمت پر پختہ کرایا۔ محکمہ پی ڈبلیو ڈی نے اسے حسن کارکردگی قرار دیا اور آپ کو لکھنؤ بلایا گیا اور انعامات اور سند سے نوازا گیا۔

آپ کے بڑے بھائی رشیدالدین کا ذکر

منشی صاحب کے سب سے بڑے بھائی فوت ہو چکے تھے۔ دوسرے بڑے بھائی رشیدالدین صاحب کو احمدی نہ تھے لیکن ان کا احمدیت کے ساتھ گہرا لگاؤ رہا۔ انہوں نے لمبی عمر پائی ان کا تعلق احمدیوں سے ہمیشہ ہمدردانہ رہا یہاں تک کہ جب احمدی علماء انچولی آتے تو وہ ان کا بڑی گرم جوشی اور احترام کے ساتھ استقبال کرتے اور ان کی حفاظت کا پورا خیال رکھتے اور اجلاس کے موقع پر علماء کے پیچھے کھڑے ہو کر پہرہ دیتے۔ ہر دینی معاملہ میں شریک ہوتے اور مفید مشوروں سے مدد کرتے۔

منشی صاحب کی دینی خدمات

آپ احمدیت کے سچے اور مخلص خادم تھے۔ حضرت حکیم عبدالصمد صاحب (-) کے زمانہ ہی سے سرگرم کارکن کی طرح خدمات بجالاتے۔ جماعت کی طرف سے جو تربیتی اجلاس، مناظرے اور مباحثے ہوتے وہ سب آپ کی نگرانی میں ہوتے۔ نمازوں کا مرکز بھی آپ کا گھر تھا اور تربیتی اجلاس بھی یہیں انعقاد پذیر ہوتے تھے۔ دہلی سے علماء تشریف لاتے تو ان کا قیام بھی منشی صاحب کے مکان میں ہوتا اور اجلاس گھر کے سامنے بنے ہوئے وسیع و عریض چبوترہ پر ہوتا۔

ہر سال جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے لئے حاضری دیتے۔ علاوہ ازیں یو۔پی کے مختلف شہروں میں جو سالانہ کانفرنسیں منعقد ہوتیں، وہاں بھی شرکت کے لئے ضرور جاتے۔ خصوصاً لکھنؤ اور امروہہ کا ذکر کرتے تھے رمضان المبارک کے روزے اسی سال کی عمر تک رکھتے رہے اور نمازوں کا التزام باوجود پیرانہ سالی 97 برس کی عمر تک رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز سے کراچی میں ملاقات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کراچی تشریف لائے ہوئے تھے اور اتفاقاً منشی قمرالدین صاحب بھی انڈیا سے تشریف لائے ہوئے تھے اور اپنے چھوٹے بیٹے پروفیسر مصباح الدین صدیقی کے یہاں حیدر آباد میں فروکش تھے۔ حضور کی آمد پر وہ بھی کراچی پہنچے۔ سوال و جواب کی مجلس میں شریک ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر 91 سال تھی اور آپ پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت صاحب کی نظر آپ پر پڑی تو حضور نے ان سے آگے آنے کے لئے کہا۔ جب یہ حضور کے قریب پہنچ گئے تو حضور نے فرمایا کہ آپ پرانے احمدی ہیں اپنا تعارف کرائیں۔ منشی صاحب نے عرض کیا کہ حضور میں میرٹھ۔ یو۔پی (انڈیا) کا رہنے والا ہوں۔ وہاں کی جماعت کا صدر رہ چکا ہوں۔ میں نے 1914ء میں حضرت مصلح موعود کے زمانہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیعت کی تھی۔ حضور کے دریافت فرمانے پر آپ نے اپنے بیٹوں کے نام بتائے اور ساتوں بیٹوں کا تعارف کراتے ہوئے یہ بھی انکشاف کیا کہ میں نے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے صابرالدین صدیقی کو روسی زبان میں پی۔ایچ۔ڈی اس خیال سے کرایا تھا کہ اس زبان کے ذریعہ سلسلہ کی خدمات بجالانے کی توفیق پالے گا۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ میں روس میں ریت کے ذروں کی طرح کثرت سے احمدی دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور میری یہ تمنا تشنۂ تکمیل ہے کیونکہ صابرالدین کا رجحان اس طرف نہیں ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ ہماری ملاقات ان سے کرائیں۔ انشاء اللہ ٹھیک ہو جائیں گے۔ اس کے بعد جب حضور لندن تشریف لے گئے تو از راہ ذرہ نوازی صابرالدین صاحب کو لندن بلوایا۔ ویزہ کے حصول اور کالج سے رخصت کے مراحل کے لئے کچھ وقت درکار تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے سارے مراحل طے کرا دئے اور آپ وقت معینہ کے اندر لندن پہنچ گئے اور حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضور نے از راہ شفقت استفسار فرمایا کہ آپ لندن میں رہ کر کام کرنا پسند کریں گے یا اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں۔ صابر صاحب نے عرض کیا کہ حضور سہولت کے لحاظ سے تو لندن ہی مناسب رہے گا۔ حضور انور نے کئی مربیان کرام کی ڈیوٹی لگادی کہ وہ سب مل کر کام کریں اور قرآن کریم کے روسی ترجمہ کے مسودہ کی نظر ثانی میں صابر صاحب کی مدد کریں۔ اس ترجمہ کے ابتدائی چند پاروں کا ترجمہ صحیح تھا لیکن آگے چل کر ایسا ترجمہ کیا گیا تھا جس کو درست کرنے کی ضرورت تھی۔ اس حصہ کی تصحیح پر حضرت صاحب کے مشوروں کے مطابق عمل کیا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ یہ تصحیح شدہ ترجمہ وقت معینہ کے اندر پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا۔ یہ ایسی سعادت ہے جس نے منشی قمرالدین صاحب کے سارے خاندان کے لئے خیر و برکت کے دروازے کھول دئے۔

اس اہم کام کی تکمیل پر حضور انور نے اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا صابر صاحب کو تحائف سے نوازا اور لندن کی سیر کرانے کا حکم صادر فرمایا۔ اس کے علاوہ حضور انور نے صابر صاحب سے دریافت فرمایا کہ کوئی اور خواہش ہو تو بیان کریں۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور میں پاکستان میں مقیم اپنے بہن بھائیوں سے ملنا چاہتا ہوں۔ ان کی یہ خواہش بھی پوری کر دی گئی اور وہ پاکستان آکر اپنے سب عزیزوں سے ملے۔ علاوہ ازیں انہوں نے اس وقت کے امیر جماعت کراچی چوہدری احمد مختار صاحب سے بھی بطور خاص ملاقات کی جنہوں نے صابر صاحب کو چائے پر مدعو کیا اور جماعت کراچی کے اراکین سے ان کا تعارف کرایا اور قرآن کریم کے روسی ترجمہ کی تکمیل پر انہیں دلی مبارکباد پیش کی۔

منشی قمرالدین صاحب کی بیماری اور وفات

آخر 1991ء میں وہ وقت بھی آگیا جب ہر انسان کو اپنے خالق حقیقی کے حضور پیش ہونا پڑتا ہے۔ منشی صاحب بیمار پڑے اور ایسے کہ انہیں ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ ان کی خواہش پر ان کے بیٹوں نے جو کراچی میں رہائش پذیر تھے کوشش کر کے ویزے حاصل کئے اور میرٹھ جا کر اپنے بڑے بھائی نورالدین صاحب کے یہاں قیام کیا وہ اس وقت جماعت احمدیہ میرٹھ کے صدر تھے اور ان کا مکان جماعت کا مرکز بھی ہے۔ صبح سویرے سب لوگ نرسنگ ہوم ہسپتال جا کر والد صاحب سے ملے۔ والد صاحب کی عمر اس وقت 97 سال ہو چکی تھی لیکن ان کی بینائی اور شنوائی میں کوئی فرق نہ آیا تھا۔ یادداشت بھی قائم تھی۔ بظاہر بیمار نظر نہ آتے تھے اور آخر دم تک حاضر دماغ رہے۔

ان کو مثانہ اور بندش پیشاب کی بیماری تھی جس کے لئے ڈاکٹر آپریشن کی تیاری کر رہے تھے لیکن وہ اس سے قبل ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔

آپ نے اپنے پیچھے آٹھ بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں بڑے بیٹے نورالدین صاحب جو جماعت احمدیہ میرٹھ کے صدر ہیں ہندوستان میں رہائش پذیر ہیں دو بھائی شجاع الدین صاحب اور ڈاکٹر صابرالدین صاحب بھی ہندوستان میں ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا ذکر اوپر آچکا ہے وہ رڑکی انجینئرنگ کالج میں روسی زبان کے پروفیسر ہیں۔ چھوٹے بیٹے ہاشم الدین کا صغر سنی ہی میں انتقال ہو گیا تھا تین بیٹے کبیرالدین صاحب، ولی الدین صاحب اور پروفیسر مصباح الدین صاحب کراچی میں ہیں۔ ہاشمی بیگم صاحبہ کے شوہر کینیڈا میں تھے جن کا انتقال ہو چکا ہے۔ ناصرہ بیگم کے شوہر اشفاق حسین صاحب صدیقی ملیر کی جماعت کے صدر ہیں۔ ایک بھائی ناصرالدین صاحب پنڈی میں ہیں۔ یہ سب بفضلہٖ تعالیٰ سلسلہ کے خادم ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ 4

ذریعہ خدا تعالیٰ کا یہ گھر تعمیر کیا ہے۔ نیز اس پروگرام میں آنے والے مہمانوں کی تواضع کے سلسلہ میں بھی ان احباب کی خدمت قابل قدر ہے جنہوں نے تین وقت کھانا پیش کیا اور کھانے کی تیاری میں خواتین نے بڑی محنت اور جذبہ و خلوص سے اپنی خدمات پیش کیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(الفضل انٹرنیشنل 19۔ مئی 2000ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عطیہ خون دے کر دکھی
انسانیت کی خدمت کیجئے

(رپورٹ: رشید احمد طیب صاحب)

کنٹوبوایل (گنی بساؤ) میں نئی احمدیہ بیت الذکر کی تعمیر

گنی بساؤ میں اب تک خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کی طرف سے تین بیوت الذکر تعمیر ہو چکی ہیں۔ مورخہ 24۔ مارچ 2000ء بروز جمعۃ المبارک خدا تعالیٰ نے ہمیں گنی بساؤ کے ایک اہم مرکزی ریجن بافاٹا (Bafata) کے ایک بڑے قصبہ کنٹوبوایل (Cuntuboile) میں ایک نئی بیت کے افتتاح کی توفیق عطا فرمائی۔ اس تقریب سعید کی مختصر رپورٹ قارئین الفضل کی خدمت میں بغرض دعا پیش ہے۔

23۔ مارچ بروز جمعرات گنی بساؤ کے دارالحکومت "بساؤ" سے مکرم حمیداللہ صاحب ظفر امیر و مشنری انچارج کی زیر قیادت ایک مختصر قافلہ کنٹوبوایل کے لئے روانہ ہوا۔ اس قافلہ میں مکرم امیر صاحب کے ساتھ مکرم عبداللہ چار صاحب ممبر آف پارلیمنٹ گنی بساؤ، مکرم الحاج ابو نورے صاحب ایک مخلص احمدی بزرگ، ایک صحافی جو کہ نیشنل ریڈیو گنی بساؤ کی نمائندگی کر رہے تھے اور خاکسار رشید احمد طیب مربی سلسلہ شامل تھے۔

کنٹوبوایل کا قصبہ بساؤ شہر سے تقریباً دو سو کلو میٹر اور بافاٹا شہر سے 35 کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے اور سیکٹر کنٹوبوایل کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس قصبہ میں کثیر تعداد میں مخلص گھرانے احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔

بیت کی افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے دور دور سے احباب جماعت 23۔ تاریخ کی شام سے ہی کنٹوبوایل پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ اور نماز عشاء تک مہمانوں کی تعداد 150 تک پہنچ چکی تھی۔ ان حاضرین میں سے اسی (80) افراد کا قافلہ گنی بساؤ کے ایک اور ریجن فریم کی مختلف جماعتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے مکرم ناصر احمد صاحب کاہلوں مربی سلسلہ کی قیادت میں قریباً ایک سو کلو میٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچا تھا۔ نماز عشاء اور کھانے کے بعد مختلف مقامی معلمین کی تقاریر پر مشتمل ایک تربیتی پروگرام کا اہتمام کیا گیا جس میں مقامی احباب جماعت بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے اور یہ پروگرام رات ایک بجے تک جاری رہا۔

24۔ تاریخ بروز جمعۃ المبارک کنٹوبوایل کے آس پاس کے دیہات اور شہروں سے مہمان آنے شروع ہو گئے اور اس طرح جمعہ کے وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل سے کل 77 دیہات و شہروں سے 480 احباب و خواتین حاضر تھے۔ جن میں 50 غیر از جماعت بھی شامل تھے۔ اور ان حاضرین کی ایک کثیر تعداد قریباً 20 سے 25 کلو میٹر تک کا پیدل سفر کر کے اس روحانی پروگرام میں شرکت کے لئے پہنچی تھی اور سب احباب بہت شاداں نظر آرہے تھے۔

اس تقریب کی خاص بات مکرم ابراہیم سوری جالو صاحب گنی بساؤ کی آمد تھی جو حکومتی پارٹی کے موجودہ صدر اور صدر مملکت کے مشیر برائے سوشل و مذہبی امور ہیں اور جو مکرم امیر صاحب کی خصوصی دعوت پر "بساؤ" سے بطور خاص اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔ نیز بافاٹا شہر کے ایڈمنسٹریٹر، سیکٹر کنٹوبوایل کے ایڈمنسٹریٹر، کسین (Casine) شہر کے ایڈمنسٹریٹر اور چند دیگر سرکاری اہلکار بھی تشریف لائے۔

مکرم حمیداللہ صاحب ظفر امیر و مشنری انچارج گنی بساؤ نے اپنے خطبہ جمعہ کے ساتھ اس نئی بیت کا افتتاح کیا۔ آپ نے اپنے خطبہ جمعہ میں آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی روشنی میں عبادات اور قیام صلوٰۃ کا مضمون بیان کیا۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مکرم ابراہیم سوری جالو صاحب مشیر موصوف نے مختصر خطاب کیا جس میں انہوں نے گنی بساؤ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور احباب جماعت کو مبارکباد پیش کی۔ نیز انہوں نے اس امر کی یقین دہانی کرائی کہ ان کی حکومت اس ملک میں صلح و آشتی اور امن قائم کرنے اور ملکی ترقی میں اہم کردار ادا کرنے والی ہر تنظیم و جماعت کی بھرپور حوصلہ افزائی کرے گی۔ مشیر موصوف کے خطاب کے بعد علاقہ کے ایک معزز غیر از جماعت دوست نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے علی الاعلان کہا کہ اس پروگرام میں شمولیت کے بعد میرے ذہن سے وہ تمام خیالات اور شکوک دور ہو گئے ہیں جو جماعت کے مخالفین کے جھوٹے پراپیگنڈوں کی وجہ سے پیدا ہوئے تھے۔ اور انہوں نے بھی احباب جماعت کو مبارکباد پیش کی۔

بساؤ سے آئے ہوئے نیشنل ریڈیو کے نمائندے نے مکرم امیر صاحب کے خطاب کے کچھ حصے اور پھر مکرم مشیر موصوف، مکرم امیر صاحب اور چند معززین کے انٹرویو ریکارڈ کئے اور اگلے ہی دن نیشنل ریڈیو پر اس ساری تقریب کی مکمل رپورٹ نشر ہوئی۔

اس بابرکت تقریب کے بعد سب حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا اور کھانے کے بعد مہمان اپنی اپنی منازل کی طرف روانہ ہو گئے۔

قریباً دو صد نمازیوں کی گنجائش والے ہال اور وسیع صحن پر مشتمل اس خوبصورت بیت کی تعمیر میں ہمارے مقامی معلم انچارج مکرم عبداللہ امبالو صاحب اور کنٹوبوایل کے مخلص احمدی مرد و خواتین کی ان تھک محنت اور جدوجہد کا گہرا ہاتھ ہے۔ جنہوں نے کئی وقار عملوں کے

باقی کالم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر 32793 میں Mughni-Azis Basri ولد Tajudin (Late) پیشہ پنشنر عمر 45 سال بیعت 1977-12-15 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1999-3-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/283040 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Mughni Azis Basri انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Edi Daryan انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Iyon Sopyan Drs انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32794 میں M.Fatimah زوجہ مکرم Sofyan پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت 1962-3-12 ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1999-4-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/1000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 37.250 گرام مالیتی۔/1862500 روپے۔ 3۔ سلائی مشین مالیتی۔/100000 روپے۔ 4۔ فرنیچر مالیتی۔/1000000 روپے۔ 5۔ Clothes مالیتی۔/200000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/163000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ایم فاطمہ جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Oyon Sofyan خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 Asep Ajats جاوہ برات انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32795 میں Mrs.Yayah Sariyah زوجہ مکرم Mugni صاحب پیشہ خانہ داری عمر 64 سال بیعت 1949ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1999-6-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زمین برقبہ ایک ہزار مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی۔/10000000 روپے۔ 2۔ سونا وزنی 14 گرام مالیتی۔/810000 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/140000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/10950000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100000 روپے ماہوار بصورت امداد پسران مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔/900000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs.Yayah Sariyah جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Mugni خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 رحمت اللہ وصیت نمبر 29369۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32796 میں Naning Supriatin زوجہ مکرم Asep Ajat Sudrajat پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت جولائی 1987ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-4-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر 10 گرام سونا مالیتی۔/450000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات 57 گرام مالیتی۔/2850500 روپے۔ 3۔ Kitchenset مالیتی۔/1000000 روپے۔ 4۔ Clothes مالیتی۔/2000000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/6300500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/600000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Naning Supriatin جاوہ برات انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Oyon Sofyan جاوہ برات انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Wawanr جاوہ برات انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32797 میں Mrs. Farzana Nasreen زوجہ Mr. Abdul Halim Ghazali پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1997-12-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/10000000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 66 گرام مالیتی۔/3690000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/3690000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از خاوند محترم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Farzana Nasreen انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 عبدالحلیم غزالی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 Mrs. Fatimah D/O Bagindo Harun انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر 3 عائشہ بی بی زوجہ علی Saheb انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32798 میں منصور احمد صدیقی ولد نسیم احمد صدیقی صاحب قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم گنج شیخوپورہ حال راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-12-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2300 روپے ماہوار بصورت سکالر شپ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منصور احمد صدیقی مسلم گنج شیخوپورہ حال راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 چوہدری عبدالرشید وصیت نمبر 18204 شیخوپورہ گواہ شد نمبر 2 ملک مبشر منظور وصیت نمبر 24244۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32799 میں ملک امان اللہ ولد ملک عطاء اللہ صاحب قوم کھوکھر پیشہ مربی سلسلہ عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2000-4-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3188 روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک امان اللہ مربی سلسلہ منڈی بہاؤالدین شہر گواہ شد نمبر 1 ولی الرحمٰن ولد حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 مدثر احمد ولد منور احمد دارالعلوم شرقی ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل میگزین

ترتیب و تحریر: فخر الحق شمس

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ایک ممتاز صحابی حضرت سعد بن ربیعؓ جنگ احد میں سخت زخمی ہو گئے۔ حضرت ابی بن کعبؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر جنگ کے بعد آپؓ تک پہنچے۔ آپؓ اس وقت عالم نزع میں تھے اور اس وقت آپ نے ایک مختصر پیغام دیا جو رہتی دنیا تک آب زر سے لکھا جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ میری قوم سے کہنا کہ اگر تمہاری زندگی میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف پہنچی تو یاد رکھنا خدا تعالیٰ کے حضور تمہارا کوئی عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہ الفاظ کہے اور آپؓ نے جان دے دی۔

(اسد الغابہ۔ زیر حالات حضرت سعد بن ربیع ص 277)

مذہب ایک سائنس ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

اس وقت خدا تعالیٰ نے مذہبی امور کو قصے اور کہانی کے رنگ میں نہیں رکھا ہے۔ بلکہ مذہب کو ایک سائنس (علم) بنادیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ زمانہ کشفِ حقائق کا زمانہ ہے جبکہ ہر بات کو علمی رنگ میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ میں اس لئے ہی بھیجا گیا ہوں کہ ہر اعتقاد کو اور قرآن کریم کے قصص کو علمی رنگ میں ظاہر کروں۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 174)

اللہ تعالیٰ کے پاس دل کا اختیار

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ دل اللہ کے اختیار میں ہے وہ جس وقت چاہتا ہے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے اور اس کو سمجھ آجاتی ہے کہ سچا سرور اور خوشحالی اس میں ہے کہ خدا کو پہچانا جائے دیکھو میں اس وقت یہ بات تو کر رہا ہوں مگر میرے اختیار میں یہ بات نہیں ہے کہ دلوں تک اس کو پہنچا بھی دوں یہ خدا ہی کا کام ہے جو دلوں کو زندہ کرتا ہے اور بیدار کرتا ہے۔ باقی تمام جوارح آنکھ ہاتھ وغیرہ ایسے ہیں جو انسان کے اختیار میں ہیں۔ مگر دل اس کے اختیار میں نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ نمبر 615)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

انتخاب

رات یوں دل میں تری کھوئی ہوئی یاد آئی
جیسے ویرانے میں چپکے سے بہار آ جائے
جیسے صحراؤں میں ہولے سے چلے باد نسیم
جیسے بیمار کو بے وجہ قرار آ جائے

(فیض احمد فیض کے نسخہ ہائے وفا سے انتخاب)

اعتراف حقیقت

1986ء میں ایک کیتھولک پادری جناب شیل آرلد پولیستاد نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سے ناروے میں ملاقات کی۔ وہاں کے اخبار Stavanger Aftenblad میں ستمبر 1986ء کی اشاعت کیلئے اپنے تاثرات قلمبند کرائے۔ ان میں سے ایک اقتباس پیش کیا جارہا ہے۔

حال ہی میں مجھے ایک امام برحق سے ملاقات کا شرف ملا۔ جو جماعت احمدیہ کے موجودہ سربراہ ہیں...... امام جماعت احمدیہ وہاں پر بغیر کسی ظاہری شان و شوکت کے موجود تھے۔ مگر وہ طبعی وقار جو ایک حقیقی مذہبی رہنما کا طرۂ امتیاز ہے ان میں بدرجہ اتم نظر آرہا تھا۔ آپ سیاہ رنگ کی شیروانی اور سفید طرہ دار عمامہ میں ملبوس تھے۔ آپ کا سارا وجود ایک ایسی طمانیت کا مظہر تھا جس کی بنیاد خدا تعالیٰ کی ہستی پر گہرے ایمان سے ہی نصیب ہو سکتی ہے۔ بلاشبہ یہ مقام طمانیت انہیں اسی راہ کو بہترین اور مسلسل طور پر اپنانے سے ملا ہے جسے وہ برحق جانتے ہیں۔ ہاں وہی مذہب جو کامل فرمانبرداری کا پیامبر ہے۔

(سوونیئر 86-87 مجلس خدام الاحمدیہ کراچی صفحہ 17)

نیا کمپیوٹر وائرس

جب سے کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں زیادہ ترقیات ہونا شروع ہوئی ہیں اس کے بعد کمپیوٹرز کے نئے نئے وائرس آرہے ہیں۔ بعض ماہرین بڑی بڑی کمپنیوں، اداروں اور حکومتی کمپیوٹروں میں گڑبڑ کر کے ان کے کوڈ معلوم کرنے کے بعد انہیں زبردست نقصان پہنچا رہے ہیں۔ پیشتر اس کے Love وائرس ساری دنیا میں تہلکہ مچا چکا ہے۔ بہر حال اطلاع کے مطابق ای میل کے ذریعے مائیکرو سافٹ پروگرام کو استعمال کرتے ہوئے ایک اور خطرناک اور نیا وائرس Resume Killer معرض وجود میں آیا ہے۔ اس کی وجہ سے متعدد کارپوریٹ سسٹم متاثر ہوئے ہیں اور کچھ بند بھی ہو چکے ہیں۔

ریسلنگ کا بے تاج بادشاہ

ریسلنگ امریکہ کا ایک ایسا مقبول کھیل ہے جو اس وقت تمام دنیا میں یکساں طور پر مقبول ہے۔ جن ممالک میں یہ کھیل نہیں کھیلا جاتا ان میں بھی اس کھیل کے شائقین کی تعداد ان گنت ہے۔ ریسلنگ کے میدان میں دنیا کے بہت سے پہلوانوں نے اپنا لوہا منوایا ہے۔ ایک دور تھا کہ ریسلنگ کے میدان کا بے تاج بادشاہ ہلک ہوگن کہلاتا تھا لیکن ریسلنگ کے میدان میں آج جس پہلوان کا سکہ قائم ہے وہ گولڈن برگ کا ہے۔ اس کا قد 6 فٹ 3۔ انچ ہے اور اس کا وزن تقریباً 285 پونڈ ہے۔ گولڈن برگ نے اپنے کیریئر کا آغاز 22 ستمبر 1997ء میں کیا۔ اس نے بچپن میں اپنا وقت جمناسٹک اور مختلف قسم کے کرتب سیکھنے اور کرنے میں بھی گزارا۔ گولڈن برگ نہایت ہی صبر و تحمل کے ساتھ قوانین کو مد نظر رکھ کر میدان میں اترتا ہے۔ جب گولڈن برگ کی دھاک تمام پہلوانوں پر بیٹھ گئی تو شائقین کی خواہش تھی کہ وہ ریسلنگ کے عالمی شہرت یافتہ پہلوان ہوگن اور گولڈن برگ کو ایک دوسرے کے مدمقابل دیکھیں۔ آخر کار یہ دونوں پہلوان ایک دوسرے کے سامنے آہی گئے۔ اور گولڈن برگ نے ہوگن کو شکست دے کر شائقین کے علاوہ دیگر پہلوانوں کو بھی ورطہ حیرت میں ڈال دیا گولڈن برگ صرف پہلوان ہی نہیں بلکہ ایک اچھا انسان بھی ہے۔

جدید حساب کتاب

حساب کے چار بڑے قاعدے ہیں۔ جمع، تفریق، ضرب، تقسیم۔

جمع: جمع کے قاعدے پر عمل کرنا آسان نہیں خصوصاً مہنگائی کے دنوں میں سب کچھ خرچ ہو جاتا ہے کچھ جمع نہیں ہو پاتا۔ قاعدہ وہی اچھا جس میں حاصل جمع زیادہ سے زیادہ آئے۔ بشرطیکہ پولیس مانع نہ ہو، ایک قاعدہ زبانی جمع خرچ کا ہوتا ہے جو کہ ملک کے مسائل حل کرنے کے کام آتا ہے۔ آزمودہ ہے۔

تفریق: میں سندھی ہوں، تو سندھی نہیں، میں پنجابی ہوں تو پنجابی نہیں، میں بنگالی ہوں تو بنگالی نہیں۔ میں مسلمان ہوں تو مسلمان نہیں۔ اسے تفریق کا قاعدہ کہتے ہیں۔

ضرب: ضرب کی تین قسمیں ہیں، پتھر کی ضرب، لاٹھی کی ضرب، بندوق کی ضرب۔ علامہ اقبال کی "ضرب کلیم" ان کے علاوہ ہے۔

تقسیم: یہ حساب کا بڑا ضروری قاعدہ ہے۔ سب سے زیادہ جھگڑے اسی پر ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے بانٹنا۔ چوروں کا آپس میں مال بانٹنا۔ اہلکاروں کا آپس میں رشوت بانٹنا، حقوق اپنے پاس رکھنا، فرائض دوسروں میں بانٹنا۔ یہ سب تقسیم کے قاعدے میں آتے ہیں۔

(ابن انشاء کی "اردو کی آخری کتاب" سے اقتباس)

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

خمیازہ

سب ایک دوسرے کی غلطیوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ سیاست دان غلطیاں زیادہ کرنے لگتے ہیں تو مارشل لاء والے آجاتے ہیں۔ مارشل لاء والے غلطیاں کرنے لگتے ہیں تو خود سیاست دانوں کو لے آتے ہیں اور ان دونوں کی غلطیوں کا خمیازہ ملک کو بھگتنا پڑتا ہے۔

(محمود شام کی کتاب "شب خیر" سے انتخاب)

لیموں۔ وٹامن سی کا خزانہ

لیموں ایک مشہور، خوش ذائقہ اور پوری دنیا میں پایا جانے والا پھل ہے۔ بظاہر یہ ایک چھوٹا سا عام پھل ہے۔ مگر اپنی غذائی خصوصیات کے لحاظ سے منفرد ہے۔ خاص طور پر وٹامن سی کا خزانہ قرار دیا جاتا ہے۔ یہ پھل اگر مناسب طریق پر استعمال کیا جائے تو انسان کئی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ لیموں میں مندرجہ ذیل اجزاء پائے جاتے ہیں وٹامن سی، کیلشیم، فاسفورس، اور سائٹرک ایسڈ وغیرہ۔ لیموں کی سکنجبین خوش ذائقہ اور فرحت بخش مشروب ہے اور یرقان کی بیماری میں بہت مفید ہے۔ چہرے کے داغ دھبے دور کرنے کیلئے لیموں کارآمد ہے۔ یہ مصفی خون ہے، تیزابی مادوں کو دور کرتا ہے اور ملیریا بخار میں فائدہ دیتا ہے۔ موسم گرما میں صبح شام لیموں کا عرق تازہ پانی میں نمک کے ساتھ ملا کر استعمال کرنا بڑا فائدہ مند ہے۔ دمہ، ہیضہ، خارش، دانتوں کے امراض اور معدے کی بیماریوں میں لیموں بہت مفید ہے۔ لیموں ایک شفائی اثرات سے بھرپور سستا پھل ہے۔ یہ ایک نعمت خداوندی ہے جو ہمارے ملک میں عام پائی جاتی ہے اور ہر انسان آسانی سے استعمال کر سکتا ہے۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 5 جولائی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 29 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37 درجے سنٹی گریڈ
بدھ 6 جولائی۔ غروب آفتاب۔ 7-20
جمعرات 7۔ جولائی۔ طلوع فجر۔ 3-28
جمعرات 7۔ جولائی۔ طلوع آفتاب 5-06

چیف ایگزیکٹو کا پیپلزپارٹی سے رابطہ

سیاستدانوں سے رابطے کے دوسرے دن چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے پیپلزپارٹی کے سینئر وائس چیئرمین مخدوم امین فہیم سے دو گھنٹے تک تفصیلی ملاقات کی۔ مخدوم امین نے یہ ملاقات بے نظیر بھٹو سے باضابطہ اجازت حاصل کر کے کی اور اپنے اتحادیوں جی ڈی اے کو ملاقات سے آگاہ کیا۔ انہوں نے ملاقات میں بے نظیر بھٹو کے خلاف مقدمات کی از سر نو تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ اور جمہوریت بحال کرنے کا مطالبہ کیا۔ امین فہیم نے بتایا کہ بلدیاتی انتخابات عام انتخابات کا نعم البدل نہیں ہو سکتے۔ جنرل مشرف نے ملاقات میں کہا کہ اصلاحات ناگزیر ہیں۔ کرپٹ سیاستدان آؤٹ ہوں گے۔ امین فہیم نے سیاسی اسیروں کے لئے انصاف کا مطالبہ کیا۔

میری اجازت کے بغیر ملاقات کی

مسلم لیگ کے سربراہ نواز شریف نے بتایا کہ راجہ ظفرالحق نے میری اجازت کے بغیر جنرل مشرف سے ملاقات کی۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ تقسیم نہیں ہوگی نواز شریف نے بتایا کہ مجھے مسلسل 8 گھنٹے ہتھکڑی میں رکھا گیا۔ اس پولیس افسر کا شکریہ جس نے نماز کے دوران ہتھکڑی کھولنے کی اجازت دی میں اس افسر کو سلام کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ ظفرالحق نے مجھے ملاقات سے آگاہ کرنا بھی مناسب نہیں سمجھا۔ ڈاکٹر عمران فاروق نے بی بی سی سے خبر سن کر مجھے اطلاع بھجوائی۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے کوئی موبائل فون برآمد نہیں ہوا۔

ہیلی کاپٹر ریفرنس کا بائیکاٹ

نواز شریف اور ان کے وکلاء نے ہیلی کاپٹر ریفرنس سے بدستور لاتعلقی کا اظہار کیا ہے۔ نواز شریف نے کہا کہ میں معافی مانگنے پر موت کو ترجیح دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے نااہل قرار دینے کے لئے استغاثہ اور گواہ ملے ہوئے ہیں اٹک کی احتساب عدالت نے اس کیس میں گواہی دینے کے لئے سرتاج عزیز اور حلیم صدیقی کو بلا لیا۔ دونوں نواز شریف کے قابل اعتماد ساتھی ہیں۔

ناراض مسلم لیگیوں کی بغاوت

38 ناراض مسلم لیگیوں نے نواز شریف کے خلاف بغاوت کر دی ہے اور قیادت تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے عابدہ حسین کی رہائش گاہ پر ایک اجلاس میں شرکت کی اور کہا کہ 12۔ اکتوبر کے بعد پارٹی اتحاد کے لئے الیکشن کا مسئلہ نہیں اٹھایا۔ لیکن اب انتظار نہیں کر سکتے۔ سابق وزیراعظم اب قیادت کرنے کی پوزیشن میں نہیں رہے۔

ملاقات کی رپورٹ کلثوم نواز کو

راجہ ظفرالحق نے بیگم کلثوم نواز سے فون پر جنرل مشرف کی ملاقات کی رپورٹ پیش کی۔ کلثوم نواز نے کہا کہ آپ نے ملاقات میں اچھی باتیں کہی ہیں۔ اس سے پہلے کلثوم نواز نے کہا تھا کہ راجہ ظفرالحق نے ملاقات سے پہلے مجھے لاعلم رکھا۔

اٹلانٹک کیس میں اخلاقی فتح

اٹارنی جنرل عزیز اے منشی نے کہا ہے کہ ہم اٹلانٹک کیس ہارے نہیں ہماری اخلاقی فتح ہوئی ہے۔ عالمی عدالت میں جانا نواز شریف کا فیصلہ تھا۔ بھارت نے 1974ء میں ہی عدالت کے دائرہ اختیار کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

لیگیوں کو ٹھوکریں ملیں گی

بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ جو مسلم لیگی حکومت میں شامل ہونا چاہتے ہیں ہو جائیں انہیں ٹھوکریں ہی ملیں گی۔ وہ بھی ظلم اور جبر کے نظام کا حصہ بن جائیں گے۔ کلثوم نواز نے کہا کہ مجھے چیف ایگزیکٹو سے نہ تو ملنا ہے نہ کوئی بات کرنی ہے۔ چیف ایگزیکٹو سے ملنے والے ان سے پوچھیں کہ آپ قوم کی جان کب چھوڑ رہے ہیں۔ جمہوریت کی بحالی کا واحد طریقہ نواز شریف کی واپسی ہے۔

اب فیصلہ ہو جانا چاہئے

نوابزادہ نصراللہ خاں نے کہا ہے کہ بہت ہو گیا اب فیصلہ ہو جانا چاہئے کہ بالادست کوئی ادارہ ہے یا عوام۔ فوج ایک دن کی تاخیر کے بغیر واپس چلی جائے۔ وہ بھی ناکام ہو گئی تو کیا ہوگا؟ یہ سوچ کر لرز جاتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ سکھا شاہی نافذ ہے۔ یہ لوگ شہریوں کو قید کر کے بھول جاتے ہیں۔

حکومت تاجر مذاکرات ناکام

پنجاب کے صوبائی وزراء اور تاجروں کے درمیان سول سیکرٹریٹ میں ہونے والے مذاکرات ناکام ہو گئے۔ دونوں فریقوں نے اپنے اپنے موقف پر اصرار کیا۔ تاجروں نے ملتان کے گرفتار شدہ تاجروں کی رہائی کا مطالبہ کیا۔

حکومت ہٹاؤ کی دھمکی

حیدر آباد میں منعقد ہونے والے آل پاکستان تاجر کنونشن میں تاجروں نے حکومت کو الٹی میٹم دیا ہے کہ مطالبات منظور نہ ہوئے تو حکومت ہٹاؤ تحریک شروع کریں گے۔ حکومت نے آٹھ دن کے اندر اندر تاجروں کا 8 نکاتی چارٹر آف ڈیمانڈ منظور نہ کیا تو ٹیکس سروے فارم واپس نہیں کریں گے۔

الن فقیر انتقال کر گئے

معروف سندھی لوک گلوکار الن فقیر گزشتہ روز کراچی میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر 64 سال تھی۔

ٹیلی فون مہنگا ہو رہا ہے

وفاقی حکومت عنقریب فون کے چارجز میں اضافہ کر رہی ہے۔ لوکل کال کا دورانیہ 5 منٹ سے کم کر کے تین منٹ اور لائن رینٹ 204 روپے سے بڑھا کر 250 روپے ماہانہ کیا جائے گا۔

800 ریفرنس ریجنل دفاتر کے حوالے

احتساب کا عمل تیز کرنے کے لئے حکومت نے 800 ریفرنس ریجنل احتساب دفاتر کے حوالے کر دیئے ہیں ان میں سے 300 ریفرنس سیاستدانوں اور بیوروکریٹس کے بارے میں ہیں۔

قومی اتفاق رائے کی کوششیں

حکومت سے آئندہ سیٹ اپ کے لئے قومی اتفاق رائے پیدا کرنے کے لئے سیاستدانوں کی گول میز کانفرنس بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے اجمل خٹک کی قیادت میں قومی اتفاق رائے کمیشن بھی قائم کیا جائے گا۔

14۔ اگست کو تفصیلی پروگرام آئے گا

وزیر اطلاعات جاوید جبار نے کہا ہے کہ اقتدار کو ضلعی سطح پر منتقلی کا کام دسمبر سے شروع ہو جائے گا۔ چیف ایگزیکٹو اس سلسلے میں 14۔ اگست کو تفصیلی پروگرام پیش کریں گے۔ حکومت عدالت کی طرف سے دیئے گئے فریم ورک کا خیال رکھے گی۔

ملتان پولیس کا تاجروں پر تشدد

دوسرے روز بھی جنوبی پنجاب کے شہروں میں تاجروں نے ہڑتال کی اور گرفتار تاجروں کی رہائی تک کاروبار نہ کرنے کا اعلان کیا۔ ملتان پولیس نے تاجروں کو برہنہ کر کے تشدد کیا۔ دو تاجروں کی حالت بگڑ گئی تو انہیں ہسپتال لایا گیا جہاں پر مجمع اکٹھا ہو جانے سے پولیس فرار ہو گئی۔

فیصل آباد کے تاجروں کی مزاحمت

فیصل آباد کے تاجروں نے مزاحمتی رویہ اپنا لیا ہے انہوں نے کہا کہ ہے کہ گرفتار کریں یا گولی ماردیں ٹیکس نہیں دیں گے۔ چوک گھنٹہ گھر میں شدید احتجاج کیا گیا۔

ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے

وزیر خزانہ شوکت عزیز نے کہا ہے کہ تاجر مزاحمت کر رہے ہیں لیکن ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ سروے فارم پر کرنے والوں کی تعداد اندازے سے کم رہی۔

چین نے تردید کر دی

چین نے سختی سے تردید کی ہے اور کہا ہے کہ اس نے پاکستان کو میزائل ٹیکنالوجی فراہم نہیں کی۔

ارزاں ٹکٹ و سفری انتظامات کیلئے آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی

سلک ویز ٹریول اینڈ ٹورز

گوندل پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد فون 270987 فیکس 277738

چاندی میں الیس اللہ، مولیٰ بس کی انگوٹھیوں کی زنانہ، مردانہ بہترین ورائٹی دستیاب ہے۔

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس

یادگار روڈ ربوہ فون اینڈ فیکس 213158

پروپرائٹر : غلام سرور طاہر چوہدری اینڈ سنز

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری، سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن : بخارا۔ اصفہان۔ شجرکار۔ ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن۔ افغانی وغیرہ

Phones: 042-6306163, 042-6368130
FAX: 042-6368134 E-mail:mobi-k@usa.net

احمد مقبول کارپٹس

12 ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل

مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

نائب رسالدار (ریٹائرڈ) ارشد خان بھٹی

پراپرٹی ایجنسی

بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ

فون آفس۔ 212764، گھر 211379

CPL 61